اٰیاتھا ۸۳ ﴿ سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ ۳۶ ﴾ رکوعاتھا ۵

ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ یٰسٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے سورۂ یٰسٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام دارمی، ترمذی اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کا ایک دل ہوتا ہے اور دل کا دل سورۂ یٰسٓ ہے۔ جس نے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی اس کے حق میں دس دفعہ قرآن حکیم پڑھنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔ (2)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شے کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے۔

امام دارمی، ابویعلی، طبرانی نے اوسط میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔ جس نے کسی رات میں سورۂ یٰسٓ پڑھی، مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اس رات میں اسے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ (3)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی رات اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر سورۂ یٰسٓ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔

امام دارمی رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جس نے کسی رات اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر سورۂ یٰسٓ پڑھی تو اسے بخش دیا جاتا ہے مجھے یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ سورۂ یٰسٓ پورے قرآن حکیم کے ہم پلہ ہے۔

امام احمد، ابوداؤد، امام نسائی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، ابن حبان، طبرانی، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت معقل بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ یٰسٓ قرآن کا دل ہے، جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ اور دار آخرت کے لیے اسے پڑھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس سورت کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔ (4)

امام سعید بن منصور اور امام بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ یٰسٓ کا نام تورات میں معمہ ہے۔ وہ اپنے پڑھنے والے کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو جمع کر دیتی ہے اور دنیا و آخرت کی مصیبت کا علاج کرتی ہے اور اس سے دنیا و آخرت کے خوفوں کو دور کر دیتی ہے۔ اس کا نام مدافعہ قاضیہ بھی ہے جو اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو دور کرتی ہے اور اس کی ہر ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ جس نے اس سورت کو پڑھا اس کا یہ عمل اس کے دس حجوں کے مساوی ہوتا ہے۔ جس نے سورۂ یٰسٓ کو پڑھا تو یہ اس کے دس ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راہ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 479 (2460)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 480 (2463)

4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 479 (2458)

WWW.NAFSEISLAM.COM

میں خرچ کرنے کے مساوی ہے جس نے اس کو لکھا پھر اسے پی لیا تو اس سورت نے اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں، ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکتیں، ہزار رحمتیں داخل کیں اور اس سے ہر کینہ اور بیماری کو خارج کر دیا۔ بیہقی نے کہا محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر جدعانی سلیمان بن رفاع جندی سے روایت کرنے میں تنہا ہے جبکہ وہ منکر ہے۔(1)

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے(2) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ یٰس پڑھی تو اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیس دینار خرچ کرنے کے برابر ہے۔ جس نے اسے پڑھا اس کے حق میں دس حجوں کے برابر ہے۔ جس نے اسے لکھا اور پیا تو یہ سورت اس کے پیٹ میں ہزار یقین، ہزار نور، ہزار برکت، ہزار رحمت، ہزار رزق داخل کرتی ہے اور اس سورت نے اس سے ہر قسم کا کینہ اور ہر قسم کی بیماری کو خارج کر دیا۔(3)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو برزہ نے کہا جس نے ایک دفعہ سورۂ یٰس پڑھی گویا اس نے دس مرتبہ قرآن حکیم پڑھا۔ ابو سعید نے کہا جس نے سورۂ یٰس ایک دفعہ پڑھی گویا اس نے دو دفعہ قرآن حکیم پڑھا ابو برزہ نے کہا تو نے وہ بیان کی جو تو نے سنی اور میں وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنی۔(4)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ سورۂ یٰس ہر انسان کے دل میں ہو۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ہر رات سورۂ یٰس پڑھتا رہا پھر فوت ہوا تو وہ شہید کی موت مرا۔(5)

امام دارمی رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت سورۂ یٰس پڑھی تو اسے اس دن کی صبح سے لے کر شام تک آسانی عطا کی گئی اور جس نے رات کے شروع میں اسے پڑھا اسے اس رات کی سہولت عطا کی گئی یہاں تک کہ وہ صبح کرے۔

امام ابن مردویہ اور دیلمی رحمہما اللہ حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس میت کے پاس سورۂ یٰس پڑھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔(6)

امام ابو الشیخ نے فضائل قرآن اور دیلمی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔(7)

امام ابن سعد اور امام احمد رحمہما اللہ نے اپنی سند میں حضرت صفوان بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مشائخ کہا کرتے تھے: جب میت کے پاس سورۂ یٰس پڑھی گئی تو اس سورت کی وجہ سے اس کا معاملہ آسان کر دیا گیا۔(8)

1۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 481 (2465)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تاریخ بغداد، باب ذکر مثانی الاسماء، جلد 2، صفحہ 387، مکتبہ عربیہ بغداد

3۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 248

4۔ شعب الایمان، باب تعظیم القرآن، جلد 2، صفحہ 481 (2466)

5۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 218 (11298)، دار الفکر بیروت

6۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 4، صفحہ 32 (6099)، دار صادر بیروت

7۔ ایضاً (حاشیہ)

8۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 105،

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے سورۂ یٰس پڑھی تو اسے بخش دیا گیا جس نے کھانے پر اسے پڑھا جس کے کم ہونے کا اسے خوف ہو تو وہ کھانا اس کے لیے کافی ہو گیا۔ جس نے میت کے پاس اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر معاملہ کو آسان کر دیا۔ جس نے اسے اس عورت کے پاس پڑھا جس پر اس کا بچہ مشکل ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر اس معاملہ کو آسان کر دیا۔ جس نے سورۂ یٰس کو پڑھا گویا اس نے قرآن حکیم گیارہ مرتبہ پڑھا۔ ہر شے کا دل ہوتا ہے۔ قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے۔ بیہقی نے کہا ابوقلابہ سے ہمیں یوں یہ نقل ہوا۔ وہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ وہ یہ بات نہ کرتے اگر وہ ان کے ہاں مرفوع نہ ہوتی۔(1)

امام حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جو آدمی اپنے دل میں سختی پائے تو وہ زعفران کے پانی سے پیالے میں لکھے پھر اسے پی جائے۔(2)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت سماک بن حرب رحمہ اللہ کے واسطہ سے اہل مدینہ کے ایک آدمی سے وہ اس آدمی سے روایت کرتے ہیں: جس نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تھی کہ حضور ﷺ نے قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝ (ق) اور یٰسٓ ۝ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۝ (یٰس) پڑھی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے۔ جس نے سورۂ یٰس کو پڑھا گویا اس نے دس دفعہ قرآن حکیم کو پڑھا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن سعد نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو منبر پر بیٹھ سورۂ یٰس پڑھتے تھے۔(3)

امام محمد بن عثمان، ابن ابی شیبہ نے تاریخ میں، طبرانی اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں نکلا جب ہم کسی وادی میں اترتے تو ہم یوں کہتے ہم اس وادی کے غالب کی پناہ چاہتے ہیں۔ میں نے ایک اونٹنی کو تکیہ بنایا اور کہا میں اس وادی کے غالب (سردار) کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک کوئی سرگوشی کرنے والا مجھ سے سرگوشی کرتا ہے اور کہتا ہے۔

وَیْحَکَ عُذْ بِاللّٰهِ ذِیْ الْجَلَالِ	مُنْزِلِ الْحَرَامِ وَ الْحَلَالِ
تجھ پر افسوس اللہ ذوالجلال کی پناہ چاہ۔	جو حرام وحلال کے احکام نازل فرمانے والا ہے۔
وَ وَحِّدِ اللّٰهَ وَلَا تُبَالِیْ	مَا كَیْدُ ذَا الْجِنِّ مِنَ الْاَهْوَالِ
اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کر اور پرواہ نہ کر	اس جن کے خوفناک مکر کیا ہیں۔
اِذْ تُذَكِّرُ اللّٰهَ عَلَی الْاَمْیَالِ	وَفِیْ سُهُوْلِ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ

1۔ شعب الایمان، باب تعظیم القرآن، جلد 2، صفحہ 82-481 (2467)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 465 (3603)، دارالکتب العلمیہ بیروت 3۔ طبقات ابن سعد، جلد 3، صفحہ 255، دارصادر بیروت

جب تو اللہ کا ذکر ہر میل کے نشان پر کرتا ہے۔ — نرم زمین میں اور پہاڑوں میں

وَ صَارَ كَيْدُ الْجِنِّ فِيْ سَفَالٍ — اِلَّا التَّقِيَّ وَ صَالِحَ الْاَعْمَالِ

جن کا مکر وفریب ناکام ہو گیا — مگر متقی اور نیک اعمال والا

میں نے اس سے کہا۔

اَيُّهَا الْقَائِلُ مَا تَقُوْلُ — اَرُشْدٌ عِنْدَكَ اَمْ تَضْلِيْلُ

اے کہنے والے تو کیا کہتا ہے۔ — کیا یہ چیز تیرے ہاں ہدایت ہے یا گمراہی۔

اس نے کہا

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَا الْخَيْرَاتِ — جَاءَ بِيَاسِيْنَ وَ حَامِيْمَاتِ

یہ اللہ کا رسول ہے بھلائیوں کا حامل ہے — یٰس اور حٰم سورتیں لایا ہے۔

وَ سُوَرٍ بَعْدُ مُفَصَّلَاتِ — يَاْمُرُ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ

مفصلات کے بعد سورتیں ہیں۔ — وہ نماز اور زکوۃ کا حکم دیتا ہے۔

وَ يَزْجُرُ الْاَقْوَامَ عَنْ هَنَاتٍ — فَذَاكَ فِي الْاَنَامِ نَكِرَاتٍ

وہ لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا ہے۔ — پس یہ امر لوگوں میں عجیب ہے۔

میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں جنوں کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نجد کے جنوں پر (امیر بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا کیا کوئی ایسا ہے جو میرے یہ اونٹ میرے گھر والوں تک لیجائے تو میں اس کی بارگاہ میں حاضری دوں تا کہ اسلام قبول کرلوں تو اسی جن نے کہا میں لے جاتا ہوں میں ان اونٹوں میں سے ایک پر سوار ہو گیا۔ پھر آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا جس آدمی نے تیرے اونٹ پہنچانے کی ذمہ داری لی تھی۔ اس نے کیا کیا ہاں ہاں۔ اس نے بالکل محفوظ اونٹ پہنچا دیئے ہیں۔ (1)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں سورۂ یٰس پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن نجار رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی جمعہ کے روز زیارت کی اور ان کے پاس سورۂ یٰس پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس سورت کے ہر حرف کے عوض اس کے گناہ بخش دے گا۔

ابو نصر سجزی نے الابانہ میں حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے جب کہ اسے حسن قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

1۔ مجمع الزوائد، باب علامات النبوۃ، جلد 8، صفحہ 450 (13914)، دارالفکر بیروت

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

فرمایا قرآن حکیم میں ایک سورت ہے جسے اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم کہا جاتا ہے اس کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ہاں شریف کہا جاتا ہے۔ اس کو پڑھنے والا قیامت کے روز ربیعہ اور مضر قبائل سے زائد افراد کی شفاعت کرے گا۔ وہ سورۂ یس ہے۔

امام ترمذی، طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کہ قرآن حکیم میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے اور جنہیں تو یہ سکھائے انہیں نفع دے؟ فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور کرم فرمائیے۔ فرمایا جمعہ کی رات چار رکعت نماز ادا کرو۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یس پڑھو۔ دوسری میں سورۂ فاتحہ اور حم دخان پڑھو۔ تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل سجدہ پڑھو اور چوتھی میں سورۂ فاتحہ اور تبارک مفصل پڑھو۔ جب تم تشہد سے فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو، انبیاء پر درود شریف پڑھو اور مومنوں کے لیے بخشش طلب کرو۔ پھر یوں دعا کرو: اے اللہ! جب تو مجھے باقی رکھے، گناہوں کے ترک کرنے کے ساتھ مجھ پر رحم فرما، مجھ پر یہ رحم فرما کہ میں بے مقصد کاموں میں نہ لگا رہوں، جن چیزوں سے تو مجھ پر راضی ہو اس میں حسن نظر کی مجھے توفیق نصیب فرما۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو کتاب کے ساتھ میری آنکھ کو منور فرما دے۔ اس کے ساتھ میری زبان کو گفتگو کا ملکہ عطا کرے۔ اس کی ساتھ میرے دل کو کھول دے۔ اس کے ساتھ میرے سینے کو وسعت عطا کرے۔ اس کے ساتھ میرے بدن کو اپنے کام میں لائے اور اس پر مجھے قوت عطا کرے اور میری مدد فرمائے۔ تیرے سوا بھلائی پر میری کوئی مدد کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا کوئی توفیق عطا کرنے والا نہیں۔ یہ عمل، تین، پانچ یا سات جمعے کرو۔ اللہ کے حکم سے تو اسے یاد رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو کبھی غلط راہ پر نہیں ڈالا۔ حضرت علی شیر خدا سات جمعوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بتایا کہ انہیں قرآن حکیم اور حدیث یاد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! یہ مومن ہے۔ اے ابوالحسن! لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ اے ابوالحسن! لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا

1۔ مستدرک حاکم، کتاب صلوٰۃ التطوع، جلد 1، صفحہ 461 (1190)، دار الکتب العلمیہ بیروت

يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١

''اے سید (عرب وعجم!) قسم ہے قرآن حکیم کی بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں (یقیناً) آپ راہ راست پر ہیں۔ نازل فرمایا ہے (قرآن حکیم کو) عزیز (اور) رحیم نے تاکہ آپ ڈرا سکیں اس قوم کو جن کے باپ دادا کو (طویل عرصہ سے) نہیں ڈرایا گیا اس لیے وہ غافل ہیں۔ بے شک (ان کے پیہم کفر وعناد کے باعث) یہ بات لازم ہو چکی ہے ان میں سے اکثر پر کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ہم نے ڈال دیئے ہیں ان کی گردنوں میں طوق پس وہ ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس لیے ان کے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں اور ہم نے بنا دی ہے ان کے سامنے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ پس وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ اور یکساں ہے ان کے لیے چاہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے آپ تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو اتباع کرتا ہے قرآن کا اور ڈرتا ہے (خداوند) رحمان سے بن دیکھے پس مژدہ سنایئے ایسے شخص کو مغفرت کا اور بہترین اجر کا''۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے، کہا یٰسٓ سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یٰسٓ سے مراد ہے اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے مختلف سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یٰسٓ سے مراد ہے اے انسان۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری، حضرت عکرمہ اور ضحاک رحمہم اللہ سے اسی کی مثل قول نقل کیا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یٰسٓ سے مراد ہے اے انسان! یہ حبشی زبان میں ہے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت اشہب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت مالک بن انس سے سوال کیا کہ کیا کسی کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ اپنا نام یٰسٓ رکھے تو فرمایا میں اسے مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ذکر اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 1، صفحہ 158، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 175، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

ہے یٰسٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا نام ہے۔اس کے ساتھ میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان یٰسٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ کی یہ تفسیر نقل کی ہے اللہ تعالیٰ جس شے کی چاہتا ہے اس کی قسم اٹھاتا ہے۔ پھر اس آیت سے استدلال کیا سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ (الصافات) گویا ان کی رائے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سلام بھیجا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے یٰسٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ کے بارے میں یہ قول نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ ہراز جہانوں کی قسم اٹھاتا ہے کہ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان یٰسٓ یہ قول نقل کیا ہے: یہ قسم ہے جس کے ساتھ تیرے رب نے قسم اٹھائی ہے۔ کہا اے محمد! تو میرے مخلوق کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال بھی مرسلین میں سے تھا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی ہے جیسے تم سن رہے ہو صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ سے مراد اسلام ہے۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ سے مراد قرآن حکیم ہے۔ قَوْمًا سے مراد قریش ہیں عربوں میں رسول اللہ ﷺ سے پہلے نہ ان کے پاس کوئی رسول آیا اور نہ ان کے آباء واجداد کے پاس رسول آیا۔(1)

ابن جریر نے عکرمہ سے آیت لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: بعض نے کہا ان سے قبل لوگوں کو نہیں ڈرایا گیا۔ بعض نے کہا یہ ایسی امت ہے کہ ان کے پاس کوئی نبی نہیں آیا تھا یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔(2)

امام ابن ابی حاتم نے ضحاک سے لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ان کے علم میں پہلے سے بات تھی۔

امام ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں قرآن حکیم پڑھتے یہاں تک کہ قریش کے بعض لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی کہ وہ آپ ﷺ کو پکڑنے کے لیے اٹھے تو ان کے ہاتھ ان کی گردنوں سے جکڑے گئے اور انہیں دکھائی بھی نہیں دیتا تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا اے محمد! ﷺ ہم آپ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیتے ہیں۔ قریش کے خاندانوں میں سے کوئی خاندان ایسا نہیں تھا جس میں نبی کریم ﷺ کی رشتہ داری نہ تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی یہاں تک کہ ان سے وہ تکلیف رفع ہوگئی تو یہ آیات یٰسٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۙ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ تک نازل ہوئیں۔ اس جماعت میں سے کوئی بھی ایمان نہ لایا۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابو جہل نے کہا اگر میں نے محمد کو دیکھ لیا تو میں ضرور ایسا کروں گا، میں ضرور ایسا کروں گا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ

WWW.NAFSEISLAM.COM

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 176، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 177
3۔ دلائل النبوۃ از ابو نعیم، جلد 1، صفحہ 63، عالم الکتب بیروت

مُّقْمَحُوْنَ۝ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ لوگ کہتے یہ محمد ہیں۔ وہ کہتا کہاں ہے وہ، کہاں ہے وہ؟ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ سکتا۔(1)

امام بیہقی دلائل میں حضرت سدی صغیر کی سند سے حضرت ابو صالح سے وہ حضرت ابن عباس سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ھم ضمیر سے مراد قریش کے کفار اور سَدًّا سے مراد غطاء ہے یعنی پردہ۔ فَاَغْشَیْنٰهُمْ ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے کہ آپ کو اذیت دیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بنو مخزوم کے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے پر باہم اتفاق کیا ان میں ابو جہل اور ولید بن مغیرہ تھے۔ اسی اثناء میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے وہ آپ کی قرأت سن رہے تھے۔ انہوں نے ولید کو بھیجا تا کہ آپ کو قتل کر دے۔ وہ گیا یہاں تک کہ اسی جگہ پر آیا۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ آپ کی قرأت سنتا مگر آپ کو نہ دیکھتا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلا گیا اور انہیں اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ وہ لوگ آئے۔ جب اس مکان تک پہنچے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو سنا وہ اس آواز کی طرف جاتے تو آواز کو اپنے پیچھے سنتے۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور آپ تک پہنچنے کی صورت نہ پائی۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا۔(2)

امام ابن اسحاق، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قریش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر جمع ہوئے۔ انہوں نے آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) گمان کرتا ہے کہ اگر تم آپ کی دعوت کو قبول کر لو تو تم عرب و عجم کے باشاہ بن جاؤ گے، تمہیں موت کے بعد اٹھایا جائے گا، تمہارے لیے آگ بنائی گئی ہے جس میں تمہیں جلایا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہاتھ میں مٹی سے ایک مٹھی بھری۔ فرمایا میں یہ کہتا ہوں اور تو ان میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو وہ آپ کو نہیں دیکھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سروں پر مٹی ڈالنے لگے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کی تلاوت کر رہے تھے یٰسٓ۝ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ۝ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات سے فارغ ہوئے۔ کوئی آدمی ایسا نہ بچا جس کے سر پر مٹی نہ ہو۔ ہر ایک آدمی نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا تو اس کے سر پر مٹی تھی۔ انہوں نے کہا جس نے ہمیں بیان کیا اس نے سچ کر دکھایا۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اَغْلٰلًا طوق کو کہتے ہیں جو سینے اور ٹھوڑی کے درمیان ہوتا ہے۔ ان کے سر اٹھے ہوں گے جس طرح جانور لگام کی وجہ سے سر اٹھاتا ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 180، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 2، صفحہ 196، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ دلائل النبوۃ از ابو نعیم، جلد 1، صفحہ 64، عالم الکتب بیروت

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا پڑھا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مُّقْمَحُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ ٹھوڑی کے نیچے ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کے ساتھ جکڑے ہوں گے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے آپ سے مُّقْمَحُوْنَ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جن کی ناک بلند اور سر جھکائے ہوئے ہوں۔ پوچھا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے شاعر کا شعر نہیں سنا:

وَ نَحنُ عَلٰی جَانِبِهَا قُعُوْدٌ نَغُضُّ الطَّرفَ کَالْاِبِلِ الْقِمَاحِ

''ہم اس کی اطراف میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نظر کو اس طرح جھکائے ہوئے ہیں جیسے وہ اونٹ جو سر جھکائے ہوئے ہو''

امام خرائطی رحمہ اللہ نے مساوی الاخلاق میں حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد بخل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے روک دیئے ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ بعض قرائتوں میں ہے اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَیْمَانِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ یعنی ہر بھلائی سے انہیں روک دیا گیا ہے۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ کا معنی ہے وہ اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھ ان کے منہ پر باندھے ہوئے ہیں۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے پڑھا وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا سدا سین کے رفع کیساتھ پڑھا ہے۔ فَاَغْشَیْنٰهُمْ کو غین کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ قریش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اکٹھے ہوئے۔ وہ آپ کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے تاکہ آپ کو اذیت دیں۔ یہ امر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا شاق گزرا۔ حضرت جبرئیل امین سورۂ یٰس لائے اور آپ کو ان کی طرف نکلنے کو کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کی ایک مٹھی بھری۔ آپ باہر نکلے جبکہ آپ سورۂ یٰس کی تلاوت کر رہے تھے اور مٹی ان کے سروں پر ڈال رہے تھے۔ کفار نے آپ کو دیکھا تک نہیں یہاں تک کہ آپ ان کے پاس سے گزر گئے۔ ان میں سے جو بھی اپنے سر کو چھوتا تو اس پر مٹی پاتا۔ کوئی آدمی ان کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ کہا ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے کہا میں نے تو ابھی انہیں مسجد حرام میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا اٹھو، اس نے تم پر جادو کر دیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قریش جمع ہوئے۔ انہوں نے عتبہ بن ربیعہ کو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 179، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

WWW.NAFSEISLAM.COM

بھیجا، کہا اس آدمی کے پاس جاؤ، اس سے کہو تیری قوم یہ کہتی ہے، تو بڑی مصیبت لایا ہے۔ اس پر ہمارے آباؤ اجداد نہیں تھے۔ ہمارے دانش مند بھی تیری اتباع نہیں کرتے۔ تو نے یہ اس لیے کیا ہے کیونکہ تیری غرض پنہاں ہے۔ اگر تو مال چاہتا ہے تو تیری قوم تیرے لیے مال جمع کرے گی اور تجھے دے دے گی جو تو ارادہ کرتا ہے اسے چھوڑ دے۔ تجھ پر وہ چیز لازم ہو گی جس پر تیرے آباؤ اجداد قائم تھے۔ عتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے وہ باتیں کیں جن کا قریش نے اسے حکم دیا تھا۔ جب وہ اپنی بات سے فارغ ہو گیا اور خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ (فصلت) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو ابتداء سے پڑھا یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ (فصلت) عتبہ واپس آیا اس نے تمام واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی گفتگو کی ہے جو نہ شعر ہے نہ جادو ہے۔ وہ تو عجیب کلام ہے، وہ لوگوں کا کلام نہیں، وہ اس پر جھپٹ پڑے۔ انہوں نے کہا ہم سب اس کے پاس جاتے ہیں۔ جب انہوں نے ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے آ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا قصد کیا یہاں تک کہ ان کے سروں پر کھڑے ہو گئے اور پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ يٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ یہاں تک کہ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا تک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کو گردنوں کے ساتھ جکڑ دیا۔ ان کے آگے اور ان کے پیچھے سے رکاوٹ پیدا کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی لی اور ان کے سروں پر ڈالی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے چلے گئے۔ انہیں کچھ پتہ نہ چلا کہ ان کیساتھ کیا ہوا۔ تو وہ لوگ متعجب ہوئے اور کہا ہم نے اس سے بڑا کوئی جادوگر نہیں دیکھا۔ اس نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا تا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کریں۔ وہ اسی ارادہ سے آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے اور پیچھے تاریکی بنا دی۔ پس ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: مشرکوں میں سے کچھ لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا اگر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو میں یہ یہ کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے آئے جب کہ وہ مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو تلاوت کیا يٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی لی اور ان کے سروں پر ڈالنے لگے، نہ کوئی آپ کی طرف نظر اٹھاتا اور نہ کوئی بات کرتا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو وہ اپنے سروں اور داڑھیوں سے مٹی جھاڑنے لگے۔ اللہ کی قسم! نہ ہم نے سنا، اللہ کی قسم! نہ ہم نے دیکھا، اللہ کی قسم! نہ ہم نے سمجھا۔ (1)

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 75 (2459)، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم نے حق قبول کرنے سے انہیں روک دیا۔ وہ متردد ہیں۔ ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ وہ ہدایت کو دیکھ سکتے اور نہ ہی اس سے نفع حاصل کر سکتے ہیں۔(1)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے آیت کی تفسیر میں حضرت ابن زید سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آڑ ان کے اور اسلام و ایمان کے درمیان بنا دی۔ وہ اس کو نہ اپنا سکے جسے اللہ تعالیٰ روک دے تو وہ اس کو قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ پڑھتے تھے مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا یعنی سین پر زبر پڑھتے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فَاَغۡشَیۡنٰهُمۡ پڑھا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اتباع ذکر سے مراد قرآن حکیم کی اتباع ہے اور خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی آگ سے ڈرتے اور بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِیۡمٍ سے مراد جنت ہے۔(3)

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ اٰثَارَهُمۡ ؕ وَ كُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۲﴾

”بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھ لیتے ہیں (ان اعمال کو) جو وہ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے ان آثار کو جو وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور ہر چیز کو ہم نے شمار کر رکھا ہے لوح محفوظ میں“۔

امام عبد الرزاق، امام ترمذی (جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)، بزار، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بنو سلمہ مدینہ طیبہ کی ایک طرف رہتے تھے۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ وہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے آثار لکھتا ہے۔ پھر ان پر اس آیت کو پڑھا تو انہوں نے اس ارادہ کو ترک کیا۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اٰثَارَهُمۡ سے مراد قدم ہیں۔

امام فریابی، احمد نے زہد میں، عبد بن حمید، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انصار کے گھر مسجد سے دور تھے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ تو انہوں نے کہا بلکہ ہم اپنے مکانوں میں ہی رہیں گے۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 80-179، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 180 3۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 181

4۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 9، صفحہ 77 (3226)، دار الفکر بیروت

5۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، کتاب المساجد، جلد 1، صفحہ 429 (785)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام مسلم، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے گھروں کو بیچ دیں اور مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمہارے آثار لکھے جاتے ہیں۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بنو سلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے گھر بیچ دیں اور مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ یہ خبر نبی کریم ﷺ تک پہنچی۔ تو نبی کریم ﷺ نے یہ بات ناپسند کی کہ مدینہ طیبہ کا ارد گرد آبادیوں سے خالی ہو جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بنو سلمہ! کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ مسجد تک آنے کے تمہارے قدم لکھے جائیں؟ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا اپنے گھروں میں ہی ٹھہرو۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ **وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ** یہ آیت جمعہ کے روز قدموں کے بارے میں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، امام مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی تھا، مدینہ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہو اور اس آدمی سے زیادہ مسجد سے دور رہتا ہو۔ وہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں نماز پڑھتا۔ اسے کہا گیا کاش! تو ایک گدھا خرید لیتا۔ گرمی اور تاریکی میں اس پر سوار ہو کر نماز پڑھتا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میرا گھر مسجد کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ تا کہ میرے قدم، میرا گھر کو لوٹنا، میرا آنا اور پلٹنا لکھا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ سب کچھ عطا فرما دیا اور جو نیت تو نے کی اللہ تعالیٰ تمہیں وہ بھی عطا فرمائے گا۔(3)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک آدمی اپنے گھر سے دوسرے کے گھر کے لیے نکلتا ہے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کی ایک خطا معاف کی جاتی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: کوئی آدمی ایک قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے حق میں نیکی یا برائی لکھ دیتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد سے جتنا آدمی دور ہوتا ہے اس کا اجر اتنا زیادہ ہوتا ہے۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مَا

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 6-5، صفحہ 143 (280)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب القرب من المسجد افضل، جلد 2، صفحہ 22 (6007)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 6-5، صفحہ 142 (278)　　4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب القرب من المسجد افضل، جلد 2، صفحہ 22 (6004)

WWW.NAFSEISLAM.COM

قَدَّمُوْا سے مراد ان کے اعمال وَ اٰثَارَهُمْ سے مراد پاؤں سے چلنے کے قدم ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: اگر اللہ تعالیٰ انسان کے کسی اثر سے غافل ہوتا تو اس اثر کو چھوڑ دیتا جسے ہوائیں مٹا دیتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انسان کے یہ قدم اور اس کے ہر عمل کا شمار رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس قدم کو بھی شمار کرتا ہے، خواہ وہ اللہ کی طاعت یا اس کی معصیت میں ہو، تم میں سے جو اس امر کی طاقت رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اس کے قدم کے نشان لکھے جائیں تو وہ ایسا کرے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ سے مراد یہ ہے جو انہوں نے سنت قائم کی اور ان کی موت کے بعد ان پر عمل ہوتا رہا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مَا قَدَّمُوْا سے مراد ہے جو انہوں نے بھلائی کے کام آگے بھیجے۔ وَ اٰثَارَهُمْ سے مراد ہے جو انہوں نے گمراہی پیچھے چھوڑی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی سنت قائم کی تو اسے اس عمل کا اجر اور اس کے بعد جنہوں نے اس پر عمل کیا ان کا اجر بھی اسے ملے گا جب کہ عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ جس نے برا طریقہ شروع کیا تو ان کا بوجھ بھی اس پر ہوگا جبکہ عمل کرنے والوں کے بوجھوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن ضریس نے فضائل قرآن میں، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ سے مراد ام الکتاب ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اِمَامٍ کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہے یعنی کتاب میں۔(3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ سے مراد کتاب ہے۔

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 82-181، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، جلد 7، صفحہ 203 (35355)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 183 (مفہوم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

لَمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ۚ
لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَ لَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوۡا
طَآئِرُكُمۡ مَّعَكُمۡ ؕ اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ
مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۙ﴿۲۰﴾
اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـئَلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا لِىَ لَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِىۡ
فَطَرَنِىۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـئًا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ۚ﴿۲۳﴾ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ
مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّىۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ؕ﴿۲۵﴾ قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَـنَّةَ ؕ قَالَ
يٰلَيۡتَ قَوۡمِىۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِىۡ رَبِّىۡ وَجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾

”اور بیان فرمایئے ان کے (سمجھانے کے) لیے مثال اس گاؤں کے باشندوں کی جب آئے وہاں (ہمارے) رسول جب (پہلے) ہم نے بھیجے ان کی طرف دو رسول تو انہوں نے جھٹلایا پس ہم نے تقویت دی (انہیں) ایک تیسرے رسول سے تو ان تینوں نے (انہیں) کہا کہ ہمیں تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔ بستی والوں نے کہا نہیں ہو تم مگر انسان ہماری مانند اور نہیں اتاری رحمٰن نے کوئی چیز۔ نہیں ہو تم مگر جھوٹ بول رہے ہو۔ رسولوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم یقیناً تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور نہیں ہم پر کوئی ذمہ داری بجز اس کے (کہ پیغام حق) کھول کر پہنچا دیں۔ وہ کہنے لگے ہم تو تمہیں اپنے لیے فال بد سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور پہنچے گا تمہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب۔ رسولوں نے فرمایا تمہاری بدفالی تمہیں نصیب ہو (حیرت ہے) اگر تمہیں نصیحت کی جاتی ہے (تو تم دھمکیاں دینے لگتے ہو) بلکہ تم لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہو۔ دریں اثنا آیا شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا، اس نے کہا اے میری قوم! پیروی کرو رسولوں کی، پیروی کرو ان (پاکبازوں) کی جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے اور وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ اور مجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ میں عبادت نہ کروں اس کی جس نے مجھے پیدا فرمایا اور اسی کی طرف تم (سب) نے لوٹ کر جانا ہے۔ کیا (میرے لیے جائز ہے کہ) میں بنا لوں اسے چھوڑ کر کوئی اور خدا؟ (ہرگز نہیں) اگر رحمٰن مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے ذرا فائدہ نہ پہنچا سکے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے (اگر میں شرک کروں) تو میں بھی اس وقت کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں۔ میں ایمان لے آیا ہوں تمہارے رب پر پس (کان

کھول کر) میرا اعلان سن لو۔ حکم ہوا (جا) جنت میں داخل ہو جا۔ بولا کاش! میری قوم بھی جان لیتی کہ بخش دیا ہے مجھے میرے رب نے اور شامل کر دیا ہے مجھے باعزت لوگوں میں۔''

امام فریابی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ الْقَرْيَةِ سے مراد انطا کیہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْقَرْيَةِ سے مراد انطا کیہ ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْقَرْيَةِ سے مراد انطا کیہ ہے۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے لیے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ یہ روم کی ایک بستی تھی جس کی طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دو آدمی بھیجے تھے جن دونوں کو ان لوگوں نے جھٹلایا تھا۔

امام ابن سعد اور ابن عساکر کلبی کے واسطہ سے حضرت ابو صالح سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار نو سو سال کا عرصہ حائل ہے۔ ان دونوں کے درمیان بنی اسرائیل کے ایک ہزار نبی بنی اسرائیل کے لیے بھیجے گئے۔ پھر دوسری قوم سے رسول مبعوث کیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پانچ سو انہتر سال کا عرصہ حائل ہے۔ ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے تین نبی مبعوث کیے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ سے یہی مطلب ہے۔ جن کیساتھ آپ کو قوت بخشی گئی وہ شمعون تھے، حواریوں میں سے تھے۔ فترۃ کا وہ عرصہ جس میں کوئی رسول نہیں تھا وہ چار سو چونتیس سال کا عرصہ ہے۔ (2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں میں سے دو آدمی۔ اہل قریہ کی طرف بھیجے جو بستی انطا کیہ ہے، ان دو کے بعد تیسرے کو بھیجا۔ (3)

ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت نقل کی ہے کہ تیسرا آدمی اس لیے بھیجا تا کہ ان پر دلیل زیادہ قوی ہو جائے۔ وہ بستی والوں کے پاس آئے۔ ان کو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی۔ تو بستی والوں نے انہیں جھٹلا دیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت شعیب جبائی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جن دو کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا وہ شمعون اور رضا تھے اور تیسرے کا نام بولص تھا۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ فَعَزَّزْنَا میں زاء مخففہ ہے۔ (4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ تیسرے کا نام جس کیساتھ ان کی مدد کی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 183، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر القرون والسنین التی بین آدم ومحمد علیہما السلام، جلد 1، صفحہ 53، دار صادر بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 183 — 4۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 184

WWW.NAFSEISLAM.COM

شمعون یوحنا اور تیسرا بولص تھا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ تینوں قتل ہو گئے۔ جیب آیا جبکہ وہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا۔ قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ جب انہوں نے اسے دیکھا تو اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ کہا اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ وہ بڑھئی تھا۔ اس کو انہوں نے کنویں میں پھینکا۔ کنویں کو رس کہتے ہیں۔ یہ اصحاب رس ہیں۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے قَالُوْۤا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ کے متعلق یہ قول نقل کیا ہے؟ اگر ہمیں شر پہنچے تو یہ تمہاری وجہ سے ہے۔ اگر تم نہ رکے تو ہم تم پر پتھروں کی بارش کریں گے۔ کہا تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں۔ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ یعنی اگر ہم تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تو تم ہمارے ساتھ فال پکڑنے لگتے ہو۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے لَنَرْجُمَنَّكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہم تمہیں برا بھلا کہیں گے۔ قرآن حکیم میں جہاں بھی رجم کا ذکر ہے، اس سے مراد برا بھلا کہنا ہے۔ طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ یعنی تمہارے بارے میں لکھا جا چکا ہے وہ تم پر ضرور واقع ہو کر رہے گا۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس سے طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے ائن کو کسرہ کے ساتھ جبکہ زر بن جیش نے اسے نصب کیساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رجل سے مراد حبیب نجار ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ صاحب یٰس کا نام حبیب بن مری تھا۔ (3)

ابن ابی حاتم نے ایک اور سند سے یہ روایت نقل کی ہے کہ صاحب یٰس کا نام حبیب تھا۔ کوڑھ کا مرض اس میں جلدی پھیلا تھا۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی تھا جو ایک غار میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ اس کا نام حبیب تھا۔ اس نے ان لوگوں کے بارے میں سنا جنہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انطاکیہ بھیجا۔ وہ ان کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا کیا اجرت کا تقاضا کرتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا نہیں تو اس نے اپنی قوم سے کہا یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ یہاں تک کہ فَاسْمَعُوْنِ تک پہنچا تو انہوں نے اس پر پتھروں کی بارش کر دی تو وہ آدمی یہ کہنے لگا اے میرے رب! میری قوم کو ہدایت عطا فرما فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ...... اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً جب انہوں نے اسے قتل کر دیا تو انہیں مہلت نہ دی گئی یہاں تک کہ عذاب نے انہیں پکڑ لیا۔ (4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن حکم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کسان تھا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 86-185، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 187 3۔ ایضاً

4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 79-78 (2481)، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

سے اصحاب رس کے بارے میں پوچھا۔ کعب نے کہا اے عربو! تم کنویں کو رس کہتے ہو، قبر کو بھی رس کہتے ہو۔ انہوں نے زمین میں خندقیں کھودیں اور رسولوں کو جلانے کے لیے ان میں آگ جلائی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ یٰس میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے میں نبوت اور رسالت کو جمع کر دیتا ہے تو اسے لوگوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ انبیاء کو قتل کیا جاتا رہا جب اس کے بارے میں شہر کے دور دراز حصہ میں رہنے والے ایک آدمی نے سنا اور رسولوں کو بھیجنے کا جو ارادہ تھا اس کے بارے میں سنا تو وہ دوڑتا ہوا آیا تا کہ انہیں پالے اپنے ایمان کے بارے میں انہیں گواہ بنا لے وہ قوم کی طرف متوجہ ہوا تو یہ کہا یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا لِيَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ پھر رسولوں کی طرف متوجہ ہوا اور یہ کہا اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ یہ بات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اپنے ایمان پر انہیں گواہ بنائے، اسے پکڑ لیا گیا اور آگ میں پھینک دیا گیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب صاحب یٰسٓ نے کہا یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ تو قوم کے لوگوں نے اس کا گلا دبا دیا تا کہ وہ مرجائے۔ پھر وہ انبیاء کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ یعنی میرے گواہ بن جاؤ۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کے لیے جنت ثابت ہوگئی۔ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ یہ بات اس وقت کی جب انہوں نے ثواب کو دیکھا۔(2)

وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

"اور نہ اتارا ہم نے اس کی قوم پر اس (کی شہادت) کے بعد کوئی لشکر آسمان سے اور نہ ہمیں اس کی ضرورت تھی۔ نہ تھی مگر ایک گرج پس وہ بجھتے ہوئے کوئلے بن گئے"۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ کا یہ معنی نقل کیا ہے: میں نے ان کے خلاف آسمان اور زمین کے لشکروں سے مدد طلب نہیں کی۔

امام ابو عبید، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن مسعود کی قرأت میں اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے خٰمِدُوْنَ کا معنی مردے نقل کیا ہے۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

1۔ مستدرک حاکم، تفسیر سورۂ یاسین، جلد 2، صفحہ 466 (3605)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 22، صفحہ 190، دار احیاء التراث العربی بیروت

روایت کرتے ہیں سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے لیس والے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی طرف سبقت لے جانے والے حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔ (1)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت صدقہ قریشی رحمہ اللہ کی سند سے ایک آدمی سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام روئے زمین کے لوگوں سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ وہ نبی ہو، آل یاسین کا مومن ہو اور آل فرعون کا مومن ہو۔

امام ابن عدی اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے کہ تین شخص ایسے ہیں جنہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر نہیں کیا: آل یاسین کا مومن، حضرت علی بن ابی طالب اور آسیہ فرعون کی بیوی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین صدیق ہیں: حزقیل جو قوم فرعون کا مومن تھا، حبیب نجار جو صاحب آل یاسین تھا اور حضرت علی بن ابی طالب۔

امام ابوداؤد، ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت ابو یعلی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیق تین ہیں حبیب نجار جو آل یاسین کا مومن تھا جس نے کہا تھا یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ حذقیل جو آل فرعون کا مومن تھا جس نے کہا تھا اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ یَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰہُ (غافر:28) اور حضرت علی بن ابی طالب۔ (2)

امام حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر اپنی قوم کی طرف واپس جانے کے لیے اجازت چاہی۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں وہ تجھے قتل نہ کر دیں؟ حضرت عروہ نے عرض کی اگر وہ مجھے سویا ہوا پائیں گے تو مجھے نہیں جگائیں گے۔ حضرت عروہ اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے۔ انہیں اسلام کی دعوت دی۔ قوم نے ان کی نافرمانی کی اور ان سے تکلیف دہ باتیں کیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو ایک کمرے پر کھڑے ہوئے نماز کے لیے اذان کہی اور کلمہ شہادت پڑھا۔ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے آپ کو تیر مارا اور قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کرنے کی خبر پہنچی تو فرمایا عروہ کی مثال صاحب لیس کی مثال ہے جس نے قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن شعبہ رحمہ اللہ سے ایک متصل حدیث اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام عبد بن حمید اور طبرانی مقسم رحمہما اللہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ بن مسعود کو طائف میں اپنی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی۔ ایک آدمی نے انہیں ایک تیر مارا جس نے آپ کو قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صاحب یاسین کے کتنے مشابہ ہے۔ (4)

1۔ مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 124 (14598)، دار الفکر بیروت 2۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 421 (3866)، دار صادر بیروت

3۔ مستدرک حاکم، باب ذکر عروۃ بن مسعود الثقفی، جلد 3، صفحہ 713 (6579)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 645 (16053)

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے تین افراد کو دوسروں کے مشابہ قرار دیا۔ فرمایا دحیہ کلبی حضرت جبرئیل کے، حضرت عروہ بن مسعود ثقفی حضرت عیسیٰ بن مریم کے اور عبدالعزیٰ دجال کے مشابہ ہے۔ (1)

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾

''صد افسوس ان بندوں پر نہیں آیا ان کے پاس کوئی رسول مگر وہ اس کے ساتھ مذاق کرنے لگ گئے''۔

ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کا یہ معنی نقل کیا ہے ہائے بندوں کے لیے ہلاکت۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: ان حسرت اس وجہ سے ہے کہ وہ رسولوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ (2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے: ہائے بندوں کو اپنی ذاتوں پر حسرت جو وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں کوتاہی کرتے رہے۔ بعض قرائتوں میں ہے: يٰحَسْرَةَ الْعِبَادِ عَلٰى اَنْفُسِهَا ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کا یہ معنی نقل کیا کہ بندے تا قیامت اپنے اوپر شرمندگی کا اظہار کرتے رہیں گے جو رسول اللہ ﷺ کے پیغام کا مذاق اڑاتے رہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس کا یہ معنی نقل کیا ہے: ہائے ان کی حسرت۔

امام ابو عبید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ہارون رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ابی بن کعب کی قرأت میں يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ہے۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾

''کیا انہیں علم نہیں کہ کتنی امتوں کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیا (اور) وہ (آج تک) ان کی طرف لوٹ کر نہ آئے اور ان سب کو ہمارے سامنے حاضر کر دیا جائے گا۔ اور ایک نشانی ان کے لیے یہ مردہ زمین ہے، ہم نے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر من شبهه النبی ﷺ، جلد 6، صفحہ 395 (31325)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 7، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 6

WWW.NAFSEISLAM.COM

اسے زندہ کر دیا اور ہم نے نکالا اس سے غلہ۔ پس وہ اس سے کھاتے ہیں اور ہم نے اگائے اس میں باغات کھجور اور انگوروں کے اور جاری کر دیئے اس میں چشمے''۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: یہاں الْقُرُوْنِ سے مراد قوم عاد، قوم ثمود اور دوسری قومیں ہیں لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ یعنی قیامت کے روز ہمارے ہاں جمع ہوں گے۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ہارون رحمہ اللہ کے واسطہ سے اعرج اور ابو عمرو سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس موت میں کوئی اختلاف نہیں کہ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ کا مطلب ہے کہ دنیا سے چلے جانے کے بعد دنیا میں واپس نہیں لوٹیں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت علی کو قیامت سے قبل اٹھایا جائے گا۔ آپ ایک لحہ کے لئے خاموش رہے۔ فرمایا کتنے برے لوگ ہیں اگر ہم ان کی عورتوں سے نکاح کر لیتے اور ان کی میراث آپس میں تقسیم کر لیتے، کیا تم اس آیت کو نہیں پڑھتے اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔

لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

''تا کہ کھائیں وہ اس کے پھلوں سے اور نہیں بنایا ہے اس کو ان کے ہاتھوں نے۔ کیا وہ (ان نعمتوں پر) شکر ادا نہیں کرتے''۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے پڑھا وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ اور کہا انہوں نے اسے کیا ہوا پایا مگر ان کے ہاتھوں نے نہیں کیا تھا یعنی فرات، دجلہ، بلخ اور دوسرے دریا۔ کہا وہ اس پر شکر ادا نہیں کرتے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

''ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا فرمایا جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان کے نفسوں کو بھی اور ان چیزوں کو بھی جنہیں وہ (ابھی) نہیں جانتے''۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا سے مراد ہے تمام قسمیں، فرشتے زوج ہیں، انسان زوج ہیں، جن زوج ہیں، زمین جن چیزوں کو اگاتی ہے وہ زوج ہے۔ پرندوں کی ہر صفت میں زوج ہے۔ پھر اس کی تفسیر بیان کی اور کہا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ روح کو نہ فرشتے جانتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق جانتی ہے۔ روح پر ہر کوئی مطلع نہیں۔ لَا یَعْلَمُوْنَ جیسے فرشتے اور دوسری چیزیں نہیں جانتیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 7، دار احیاء التراث العربی بیروت

وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

''اور دوسری نشانی ان کے لیے رات ہے۔ ہم اتار لیتے ہیں اس سے دن کو تو یک لخت وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں''۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ کا معنی ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے نکلتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ یہ آیت اس آیت کی طرح ہے یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ (الحج:61)(1)

وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾

''اور (یہ) آفتاب ہے جو چلتا رہتا ہے اپنے ٹھکانے کی طرف۔ یہ اندازہ مقرر کیا ہوا ہے اس (خدا کا) جو عزیز (اور) علیم ہے''۔

امام عبد بن حمید، امام بخاری، امام ترمذی، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ نے العظمۃ میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء و الصفات میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں سورج کے غروب ہونے کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ جاتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔(2) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کا یہی مطلب ہے فرمایا اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

امام سعید بن منصور، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے۔(3)

امام سعید بن منصور، امام احمد، امام ترمذی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا اے ابو ذر! کیا تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے رب کے سامنے سجدہ کرتا ہے پھر وہ اپنے رب سے واپس لوٹنے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اجازت دیتا ہے گویا اسے فرمایا گیا وہاں سے طلوع ہو جہاں سے تو آیا تو وہ غروب ہونے کی جگہ سے طلوع کرتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 10، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ صحیح بخاری، باب بدء الخلق، جلد 3، صفحہ 1170 (3027)، دار ابن کثیر دمشق
3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الایمان، جلد 2، صفحہ 168 (251)، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

وَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا کہا یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت ہے۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے آیت وَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا کے بارے میں یہ قول روایت کیا ہے کہ وہ طلوع کرے تو بنی آدم کے گناہ اسے لوٹا دیتے ہیں۔ جب سورج غروب ہوتا ہے تو عاجزی کا اظہار کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت دے دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ غروب ہوتا ہے تو وہ عاجزی کا اظہار کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی۔ وہ کہتا ہے سفر دور ہے جبکہ مجھے اجازت بھی نہیں ملی۔ میں نہ پہنچ سکوں گا اسے روک دیا جاتا ہے۔ جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ اسے روکنا چاہتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے وہاں سے طلوع ہو جہاں سے تم غروب ہوتے ہو۔ کہا یہ اس دن سے قیامت تک سلسلہ یوں ہی جاری رہتا ہے۔(2)

امام ابوعبید نے فضائل میں، ابن انباری نے مصاحف میں اور امام احمد رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ وہ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا پڑھتے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمہما اللہ نے العظمۃ میں حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: اگر سورج اہل زمین کے ایک ہی راستہ پر چلتا تو اس سے ڈرا جاتا لیکن وہ موسم گرما میں حلقہ بناتا ہے اور موسم سرما میں ایک طرف ہو کر چلتا ہے۔ اگر وہ موسم سرما میں اسی مطلع سے طلوع ہو جو اس کے موسم گرما کا مطلع ہے تو گرمی لوگوں کو بھون ڈالے۔ اگر وہ موسم گرما میں اس مطلع سے طلوع ہو جو اس کے موسم سرما کا مطلع ہے تو سردی انہیں ہلاک کر دے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابوراشد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ لِمُسْتَقَرٍّ سے مراد اس کے سجدہ کرنے کی جگہ ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن انباری نے مصاحف میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کا یہ معنی کیا ہے کہ سورج اپنے وقت اور مدت میں ہی چلتا ہے، اس سے تجاوز نہیں کرتا۔(3)

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾

"اور (ذرا) چاند کو دیکھو۔ ہم نے مقرر کر دی ہیں اس کے لیے منزلیں۔ آخر کار ہو جاتا ہے کھجور کی بوسیدہ شاخ کی مانند"۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابوالشیخ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کی منازل متعین فرما دی ہیں۔ وہ کم ہوتا ہے یہاں تک کہ کھجور کی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے عرجون کے ساتھ اس کو تشبیہ دی۔(4)

امام خطیب رحمہ اللہ نے کتاب النجوم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں جن میں چاند ایک مہینہ میں ٹھہرتا ہے، چودہ شامی اور چودہ یمنی ہیں۔ ترتیب یہ ہے۔ سرطین، بطین، ثریا، دبران، ہقعہ،

1۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، کتاب التفسیر، جلد 9، صفحہ 78 (3228)، دارالفکر بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 80 (2474)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 10، داراحیاء التراث العربی بیروت 4۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 12

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہنعہ، ذراع، نثرہ، طرف، جبہہ، زبرہ، صرفہ، عواء، سماک۔ یہ آخری ہے۔ شامیہ یہ ہیں: عقرب، زبانین، اکلیل، قلب، شولہ، نعائم، بلدہ، سعد الذابح، سعد بلع، سعد سعود، سعد الاخبیہ، مقدم الدلو، موخر الدلو، حوت۔ یہ یمانیہ کی آخری ہے۔ جب یہ اٹھائیس منزلیں طے کر لیتا ہے تو وہ پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے جیسے وہ مہینے کے آغاز میں تھا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ عرجون قدیم سے مراد یہ ہے قدیمی شاخ کے ابتدائی حصے کی طرح۔(1)

عبد بن حمید اور ابن جریر نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ سے مراد ہے خشک کھجور کی شاخ کی طرح۔(2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد ہے خشک کھجور کی ٹیڑھی ٹہنی کی طرح۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کھجور کی شاخ کی طرح۔ جب پرانی ہو جائے تو وہ ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔(4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بن ولید رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اَعْتَقَ رَجُلٌ كُلَّ غُلَامٍ لَهٗ عَتِيْقٌ قَدِيْمٌ تو یعقوب سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا جو غلام ایک سال سے اس کے پاس ہے تو وہ آزاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ تو وہ ایک سال میں ایسی ہوتی ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۝

''نہ سورج کی یہ مجال کہ (پیچھے سے) چاند کو آپکڑے اور نہ رات کو یہ طاقت ہے کہ دن سے آگے نکل جائے اور سب (سیارے اپنے اپنے) فلک میں تیر رہے ہیں۔''

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ دونوں میں اسے ایک کی روشنی دوسرے جیسی نہیں ہوتی اور نہ یہ موزوں ہے۔ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وہ دونوں جلدی سے ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہیں تو ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے آگے نکل جاتا ہے۔(5)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ تفسیری قول نقل کیا ہے: ہر ایک کی حد اور ایک نشانی ہے تو وہ اس سے آگے بڑھتا ہے اور نہ ہی اس سے پیچھے رہتا ہے۔ جب ایک کی حاکمیت آتی ہے تو دوسرے کی چلی جاتی ہے۔ جب دوسرے کی حاکمیت آتی ہے تو اس کی حاکمیت چلی جاتی ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 12، دار احیاء التراث العربی بیروت   2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 10
3۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 79 (2473)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 11   5۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 12

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یہ چاند کی رات ہوتا ہے۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان دونوں میں ہر ایک کی حکمرانی ہے، چاند کی رات کے وقت حکمرانی ہوتی ہے اور سورج کی دن کے وقت حکمرانی ہوتی ہے۔ سورج کو زیبا نہیں کہ وہ رات کو طلوع ہو اور نہ ہی کسی رات کو زیبا ہے کہ جب ایک رات آئے تو دوسری رات بھی آجائے یہاں تک کہ درمیان میں دن ہوتا ہے۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے وَ لَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ایسا نہیں ہوتا کہ رات یہاں سے جائے اور دن یہاں سے آئے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس کی تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم اور فیصلہ میں ہے کہ رات دن کو مفقود نہ پائے یہاں تک کہ اسے پائے گی۔ پھر اس کی تاریکی جاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور علم میں ہے کہ دن رات کو مفقود نہ پائے یہاں تک کہ اسے پاتا ہے کہ اس کی روشنی کو ختم کر دیتا ہے۔

ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے العظمة میں ابوصالح سے روایت نقل کی ہے کہ یہ اس کی روشنی اور یہ اس کی روشنی کو نہیں پاتا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اُس کی روشنی اس کی روشنی پر اور اس کی روشنی اُس کی روشنی پر سبقت نہیں لے جاتی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے آیت کی تفسیر میں حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کی روشنی اُس کی روشنی پر اور اُس کی روشنی اِس کی روشنی پر غالب نہیں آتی۔

وَ اٰیَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّیَّتَهُمۡ فِی الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ
مِّثۡلِهٖ مَا یَرۡكَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِیۡخَ لَهُمۡ وَ لَا هُمۡ
یُنۡقَذُوۡنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا
مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡكُمۡ وَ مَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ اٰیَةٍ
مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ
اللّٰهُ اَطۡعَمَهٗۤ ٭ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۴۷﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَا

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 83 (2481)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 84-83 (2482)

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

''اور ایک نشانی ان کے لیے یہ بھی ہے کہ ہم نے سوار کیا ان کی اولاد کو ایک کشتی میں جو بھری ہوئی تھی اور ہم نے پیدا کیں ان کے لیے اس کشتی کی مانند اور چیزیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پس کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو اور نہ وہ ڈوبنے سے بچائے جاسکیں بجز اس کے کہ ہم ان پر رحمت فرمائیں اور انہیں کچھ وقت تک لطف اندوز ہونے دیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ڈرو (اس عذاب سے) جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تا کہ تم پر رحم کیا جائے اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی ان کے رب کی نشانیوں سے مگر وہ اس سے روگردانی کرنے لگتے ہیں اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ خرچ کرو اس مال سے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو کافر کہتے ہیں اہل ایمان کو کیا ہم انہیں کھانا کھلائیں جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا دیتا (اے ناصحو!) تم تو بالکل بہک گئے ہو۔ اور کافر کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو اس کا مقررہ وقت بتا دو)''۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جس میں حضرت نوح علیہ السلام نے ہر شے کے دو دو جوڑے سوار کیے۔ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ سے مراد وہ کشتیاں ہیں جو سمندروں اور دریاؤں میں ہوتی ہیں جن میں لوگ سوار ہوتے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سفینہ سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے اور مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ سے مراد اس جیسی لکڑی اور اس کی بنائی گئی کشتیاں ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ کشتیاں ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے بعد اس جیسی کشتیاں بنائی گئیں۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ سے مراد چھوٹی کشتیاں ہیں۔ حضرت حسن بصری نے کہا اس سے مراد اونٹ ہیں۔ (2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد اونٹ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جیسے تم دیکھتے ہو۔ یہ خشکی کی کشتیاں ہیں جن پر لوگ سامان لادتے ہیں اور ان پر سواری کرتے ہیں۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد اونٹ ہیں۔ (4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد چوپائے ہیں۔ اور فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ سے مراد ہے ان کا کوئی مددگار نہیں جس سے وہ مدد طلب کریں۔ (5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 15، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 16-15 3۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 16
4۔ ایضاً 5۔ ایضاً

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا اور حین سے مراد موت ہے۔ مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ سے مراد وہ واقعات ہیں جو تم سے پہلی قوموں میں گزر چکے ہیں اور وہ عذاب مراد ہیں جو قوم عاد، قوم ثمود اور دوسری امتوں تک پہنچے۔ وَ مَا خَلْفَكُمْ سے مراد عذاب قیامت ہے۔ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ کے بارے میں کہا یہ آیت زنادقہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ فقیروں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ان پر عیب لگایا اور انہیں عار دلائی۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ تمہارے سابقہ اور باقی ماندہ گناہ۔(2)

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری سے یہ قول نقل کیا ہے اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ کہ یہ بات یہودیوں نے کہی تھی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے اسماعیل سے اور اس نے ابو خالد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودی یہ بات کرتے تھے۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

"یہ (نابنجار) نہیں انتظار کر رہے مگر اس ایک گرج کا جو (اچانک) انہیں دبوچ لے گی جب وہ بحث مباحثہ کر رہے ہوں گے۔ پس نہ وہ (اس وقت) کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر آسکیں گے"۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، قیامت لوگوں تک آپہنچے گی جبکہ ایک آدمی اپنے جانوروں کو پانی پلا رہا ہوگا۔ ایک آدمی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا، ایک آدمی اپنا سامان بازار میں فروخت کر رہا ہوگا اور ایک آدمی اپنا ترازو اوپر نیچے کر رہا ہوگا۔ تو وہ ان تک آپہنچے گی اور وہ اسی طرح ہوں گے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ فرمایا اس کے بارے میں جلدی کرو۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ کہا یہ قیامت کا آغاز ہوگا۔(4)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی سے وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوں گے۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ صور پھونکا جائے گا جبکہ لوگ راستوں، بازاروں اور مجالس میں ہوں گے یہاں تک کہ کپڑا دو آدمیوں کے درمیان ہوگا۔ وہ آپس میں بھاؤ کر رہے ہوں گے۔ ان میں سے ایک ابھی اسے ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا کہ صور پھونکا جائے گا۔ اسی کے ساتھ ہر کسی پر موت طاری ہوگی۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 17-16 2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 17 3۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 20-19
4۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 20 5۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 19

امام عبدالرزاق، فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ قیامت برپا ہو جائے گی جبکہ لوگ ابھی بازاروں میں ہوں گے۔ وہ خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، کپڑے ناپ رہے ہوں گے، اونٹنیاں دوہ رہے ہوں گے اور اپنے کام کاج میں لگے ہوں گے۔(1)

عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد نے زوائد زہد میں اور ابن منذر نے حضرت زبیر بن عوام سے روایت نقل کی ہے کہ قیامت برپا ہو گی جبکہ آدمی کپڑا ناپ رہا ہو گا اور ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہو گا۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً

امام سعید بن منصور، امام بخاری، امام مسلم، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت برپا ہو جائے گی جبکہ دو آدمی آپس میں کپڑا پھیلائے ہوں گے۔ وہ ابھی اسے نہیں لپیٹیں گے کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔ وہ حوض درست کرے گا اور اس میں پانی نہیں پلائے گا۔ قیامت برپا ہو جائے گی جبکہ ایک آدمی دودھ دوہ کر لے جائے گا اور ابھی اسے نہیں پیئے گا قیامت برپا ہو گی جبکہ ایک آدمی اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا جبکہ اسے ابھی کھایا نہیں ہو گا۔(2)

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: وہ ان پر ان کے بازاروں اور ان کے راستوں میں غالب آ جائے گی۔ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وہ ایک دوسرے کو وصیت نہیں کریں گے۔ واللہ اعلم۔

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ لَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾

"اور (دوبارہ) جب صور پھونکا جائے گا تو فوراً وہ اپنی قبروں سے نکل نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیزی سے جانے لگیں گے (اس وقت) کہیں گے ہائے! ہم برباد ہو گئے، کس نے ہمیں اٹھا کر کھڑا کیا ہے ہماری خواب گاہ سے؟ (آواز آئے گی) یہ وہی ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ فرمایا تھا اور سچ کہا تھا (اسکے) رسولوں نے نہیں ہو گی مگر ایک زوردار کڑک پھر وہ فوراً سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔ پس آج نہیں ظلم کیا جائے گا کسی پر ذرہ بھر اور نہ ہی بدلہ دیا جائے گا تمہیں مگر ان اعمال کا جو تم کیا کرتے تھے"۔

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 85 (2488)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح بخاری، باب الرقاق، جلد 5، صفحہ 2386 (6141)، دار ابن کثیر دمشق

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام ابن منذر رحمہ اللہ اور حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے مراد دوسرا نفحہ ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ یعنی قبروں سے یَنْسِلُوْنَ وہ نکلیں گے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مِّنَ الْاَجْدَاثِ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا قبور۔ سوال کیا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں، کیا تو نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا:

حِيْنًا يَقُوْلُوْنَ اِذْ مَرُّوْ عَلٰى جَدَثِىْ اَرْشِدَهُ يَا رَبِّ مَنْ غَازَ وَقَدْ رَشَدَا

"جب وہ میری قبر کے پاس سے گزرتے ہیں تو اس وقت وہ کہتے ہیں اے رب جو اس کا قصد کرے اسے ہدیت دے جبکہ وہ ہدایت یافتہ ہے"۔

عرض کی مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ کے بارے میں بتائیے فرمایا نسل سے مراد دو گام چال چلنا۔ پوچھا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا تو نے نابغہ بن جعدہ کا شعر نہیں سنا:

عَسْلَانُ الذِّئْبِ اَمْسٰى قَارِبًا بَرَدَ اللَّيْلُ عَلَيْهِ فَنَسَلَ

"بھیڑے کی رفتار شام کے وقت قریب آگئی، رات اس پر ٹھنڈی ہوئی تو وہ بھاگ گیا"۔

ابن انباری نے مصاحف میں حضرت علی سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا قرأت کی۔

امام ابن انباری رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے وہ تھوڑا سوئیں گے تو اس میں وہ راحت پائیں گے۔ تو اس وقت وہ کہیں گے یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے تھوڑا سوئیں گے۔

امام ہناد نے زہد میں، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن انباری نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کفار کے لیے قیامت سے پہلے ہجعہ (رات کے پہلے حصہ کی نیند) ہوگا جس میں وہ نیند کا ذائقہ پائیں گے۔ جب قبر والوں کو پکارا جائیگا تو وہ اس وقت کہیں گا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا تو اس کے پہلو میں مومن کہے گا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مشرک کہتے ہیں یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا تو مومن کہتا ہے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔(2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 21، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب زہد عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، جلد 7، صفحہ 158 (34956)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کا پہلا حصہ کفار کے لیے اور آخری حصہ مسلمانوں کے لیے ہے۔ کفار کہیں گے یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا اور مسلمان کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔(1)

ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے حضرت ابوصالح سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: وہ رائے رکھتے تھے کہ ان سے عذاب دونفخوں کے درمیان کم کر دیا جائے گا۔ جب دوسرا نفخہ ہوگا تو اس وقت کفار کہیں گے یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا۔(2)

امام ابن ابی حاتم نے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: بعثت سے پہلے وہ تھوڑا سوئیں گے۔ جب انہیں اٹھایا جائے گا تو کفار کہیں گے یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا تو فرشتے انہیں جواب دیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حساب کے وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾

”بے شک اہل بہشت آج (حسب مراتب) اپنے اپنے شغل سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں سایہ میں (مرصع) تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے“۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ فٰكِهُوْنَ سے مراد ہے وہ خوش ہوں گے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: نعمتوں نے انہیں اس عذاب سے غافل کر دیا ہے جس میں جہنمی مبتلا ہیں۔(4)

امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے مختلف سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ کا معنی ہے باکرہ عورتوں کی موجودگی میں وہ لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔(5)

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا، عبد بن احمد نے زوائد زہد میں، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ کنواری عورتوں کے اجتماع نے انہیں مشغول کر رکھا ہے۔(6)

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 85 (2491)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب زہد عبدالاعلیٰ، جلد 7، صفحہ 204 (35364)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 25، داراحیاء التراث العربی بیروت

4۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 24

5۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 23

6۔ ایضاً

WWW.NAFSEISLAM.COM نفس اسلام

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ اور قتادہ رحمہما اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ نے زوائد زہد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مومن جب زوجہ کی خواہش کرے گا تو اسے کنواری پائے گا۔

امام بزار، طبرانی نے صغیر میں اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے العظمہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی جب اپنی عورتوں سے جماع کریں گے تو وہ پھر کنوارے ہو جائیں گے۔(1)

امام مقدسی رحمہ اللہ صفۃ الجنۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم جنت میں حقوق زوجیت ادا کریں گے؟ تو فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ حقوق زوجیت ادا کریں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ کی تفسیر نقل کی ہے کہ سارنگی بجانے سے وہ لطف اندوز ہوں گے۔ ابو حاتم نے کہا یہ سماعت میں غلطی ہوئی ہے لفظ ضرب الاوتار نہیں بلکہ افتضاض الابکار ہے یعنی باکرہ عورتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اَزْوَاجُهُمْ سے مراد ان کی بیویاں ہیں۔(2)

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

''ان کے لیے وہاں (طرح طرح کے لذیذ) پھل ہوں گے اور انہیں ملے گا جو وہ طلب کریں گے''۔

امام ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں عمدہ سند سے حضرت ابو امامہ سے روایت نقل کی ہے کہ جنتی جنت کی شراب کی خواہش کرے گا۔ اس کے پاس ایک لوٹا لایا جائے گا۔ وہ اس کے ہاتھ تک پہنچے گا جو اس سے پیے گا پھر اپنی جگہ واپس لوٹ جائے گا۔

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

''تم سلامت رہو! (انہیں) یہ کہا جائے گا اپنے رحیم رب کی طرف سے''۔

امام ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں، بزار، ابن ابی حاتم، آجری نے الرویۃ میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسی اثناء میں کہ جنتی نعمتوں میں ہوں گے کہ ان کے لیے ایک نور چلے گا۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے کہ ان کا رب اوپر سے ان پر نظر کرم فرمائیگا۔ ارشاد فرمائے گا اے جنتیو! السلام علیکم۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور وہ اپنے رب کو دیکھیں گے۔ جب تک وہ اپنے رب کا دیدار کرتے رہیں گے۔ اس وقت تک جنت کی کسی نعمت کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے حجاب میں ہو جائے گا جبکہ اللہ تعالیٰ کا نور اور اس کی برکت ان کے گھروں میں رہے گی۔(3)

1۔ مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 71 (18753)، دار الفکر بیروت 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 26، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، جلد 1، صفحہ 116 (184)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلام فرمائے گا۔

امام ابن جریر نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت انہیں سلام فرمائے گا۔

امام ابن جریر اور ابونصر سجزی رحمہما اللہ نے الابانہ میں حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں کرم فرمائیگا، انہیں سلام فرمائے گا، جنتی اللہ تعالیٰ کو سلام کا جواب عرض کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، مجھ سے سوال کرو۔ وہ عرض کریں گے ہم تجھ سے کیا سوال کریں؟ تیری عزت وجلال کی قسم! اگر تو ہم پر جن وانس کا رزق تقسیم کر دے تو ہم انہیں کھلائیں گے، انہیں پلائیں گے۔ ہم انہیں پہنائیں گے اور ان کی خدمت کریں گے لیکن یہ عمل ہمارے رزق میں کمی نہ کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا میرے پاس اس سے زائد ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ درجہ والوں سے فرمائے گا۔ پھر ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفے آئیں گے جنہیں فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔(1)

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

''اور (حکم ہوگا) اے مجرمو! (میرے دوستوں سے) آج الگ ہو جاؤ۔''

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک بلند ٹیلے پر جمع کرے گا۔ پھر ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا اے مجرمو! الگ ہو جاؤ۔

ابن ابی حاتم نے رواد بن جراح سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔ مسلمانوں کو مجرموں سے الگ کردو مگر خواہشات کے غلام کو یعنی خواہش کا غلام مجرموں کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت میمون رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ تو طبیعت میں رقت پیدا ہوئی، خوب روئے اور کہا لوگوں نے آج تک اس سے سخت صفت نہیں سنی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہیں اچھائی سے الگ کر دیا گیا۔(2)

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

''کیا میں نے تمہیں یہ تاکیدی حکم نہیں دیا تھا، اے اولاد آدم! کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری عبادت کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ (بایں ہمہ) گمراہ کر دیا شیطان نے تم میں سے بہت سے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 28، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 29

WWW.NAFSEISLAM.COM

لوگوں کو۔ کیا تم عقل (وخرد) نہیں رکھتے تھے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج اس کی آگ تاپو اس کفر کے باعث جو تم کیا کرتے تھے۔''

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ کیا میں نے تمہیں نہیں روکا تھا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مکحول رحمہ اللہ سے اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اس کی اطاعت نہ کرو کیونکہ اس کی عبادت اس کی اطاعت ہی تو ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے جِبِلًّا كَثِیْرًا کا یہ معنی نقل کیا ہے کثیر مخلوق۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے جِبِلًّا كَثِیْرًا کو جیم کے کسرہ کے ساتھ اور لام کو مشدد پڑھا ہے اور تَعْقِلُوْنَ کو یاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ہذیل سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے جِبِلًّا کو لام مخففہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جِبِلًّا کو مخفف پڑھا۔(2)

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

''آج ہم مہر لگا دیں گے کفار کے مونہوں پر اور بات کریں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں ان (بدکاریوں پر) جو وہ کمایا کرتے تھے۔''

امام احمد، امام مسلم، امام نسائی، ابن ابی الدنیا نے توبہ میں جبکہ الفاظ انہیں کے ہیں، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا؟ ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بندے کے اپنے رب سے گفتگو کی وجہ سے بندہ عرض کرے گا کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں۔ بندہ عرض کرے گا میں اس وقت اسے جائز نہیں سمجھتا یہاں تک کہ مجھ پر گواہ پیش کیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری ذات ہی تیرے خلاف گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین تیرے خلاف گواہ کافی ہیں۔ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ اس کے اعضاء کو کہا جائے گا۔ بولو تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں گواہی دیں گے۔ پھر اس کے اور ان کے درمیان گفتگو کی اجازت دی جائے گی تو وہ کہے گا: دور ہو بلکہ تم پر ہلاکت۔ کیا میں اس لیے تمہاری حفاظت کیا کرتا تھا۔(3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 30، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 272 (2980)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الزہد والرقائق، جلد 18، صفحہ 82 (2969)، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام مسلم، امام ترمذی، ابن مردویہ، اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے عزت نہیں بخشی، تجھے سردار نہیں بنایا، تیری شادی نہیں کی، تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے، کیا میں نے تجھے چھوڑے نہیں رکھا کہ تو سرداری کرتا ہے اور خوشحالی کی زندگی گزارتا ہے؟ وہ کہے گا ہاں میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرنے والا ہے؟ وہ عرض کرے گا۔ نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے بھلا دیا جیسے تو نے مجھے بھلایا۔ پھر دوسرا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے یہی فرمائے گا۔ پھر تیسرا ملے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح فرمائے گا۔ تو بندہ عرض کرے گا میں تیری ذات، تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لایا۔ میں نے نماز پڑھی، میں نے روزہ رکھا، میں نے مال صدقہ کیا۔ جتنی وہ طاقت رکھے گا ایسی ہی تعریف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا ہم تجھ پر گواہ کھڑے نہ کریں؟ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا۔ تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ اس کی ران سے کہا جائے گا تو بول۔ تو اس کی ران بولے گی، اس کا گوشت بولے گا اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی جن کا وہ کوئی عذر پیش نہیں کر سکے گا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ہوگا۔ (1)

امام احمد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس روز منہ پر مہر لگائی جائے گی اس روز سب سے پہلے جو ہڈی گفتگو کرے گی وہ اس کی بائیں ران ہوگی۔ (2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت نقل کی ہے کہ قیامت کے روز مومن کو حساب کے لیے بلایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کا عمل اس پر پیش کرے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس بندے کے درمیان معاملہ ہوگا تاکہ وہ اپنے جرموں کا اعتراف کرے۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں نے یہ عمل کیا، میں نے یہ عمل کیا، میں نے یہ عمل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دے گا اور اس کو ان گناہوں سے پردہ میں کر دے گا۔ فرمایا زمین پر کوئی مخلوق نہ ہوگی جو اس کے گناہ کو دیکھے۔ اس کی نیکیاں ظاہر کی جائیں گی تو وہ خواہش کریگا سب لوگ اس کی نیکیاں دیکھیں۔ کافر اور منافق کو حساب کے لیے بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر اس کا عمل پیش کرے گا تو وہ انکار کر دے گا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس فرشتے نے میرے خلاف ایسے اعمال لکھ دیئے ہیں جو میں نے کیے ہی نہیں۔ فرشتہ اسے کہے گا کیا تو نے یہ عمل فلاں روز اور فلاں جگہ نہیں کیا؟ تو وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم! اے میرے رب! میں نے اسے نہیں کیا۔ جب وہ ایسا کریگا تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ میں گمان کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اس کی دائیں ران بات کرے گی۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت سبرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے، وہ

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الزہد والرقائق، جلد 18، صفحہ 80 (2968)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 31، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً

مہاجرات میں سے تھی، اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر لازم ہے کہ تسبیح تہلیل اور تقدیس کرو۔ غافل نہ ہو، پوروں سے گنتی کرو کیونکہ ان سے سوال ہوگا اور انہیں بولنے کے لیے کہا جائے گا۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قیامت کے روز آدمی سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ تو وہ کہے گا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا۔ تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کلام کریں گے۔ وہ اپنے اعضاء سے کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے، میں نے تمہارے بارے میں ہی جھگڑا کیا ہے۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت اسماء ابن عبید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابن آدم کو بلایا جائے گا تو اس کے ساتھ پہاڑ جتنے صحیفے ہوں گے، ہر گھڑی کا ایک صحیفہ ہوگا۔ فاجر کہے گا تیری عزت کی قسم! انہوں نے میرے وہ اعمال لکھے ہیں جو میں نے کیے ہی نہیں۔ اس موقعہ پر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اعضاء کو گفتگو کی اجازت دی جائے گی انسان کے اعضاء میں سے سب سے پہلے جو عضو گفتگو کرے گا وہ اس کی بائیں ران ہوگی۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی تو وہ گفتگو نہ کریں گے۔

امام عبد حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جھگڑے اور گفتگو ہوگی آخر میں ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔(3)

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے انسان کی ران گفتگو کرے گی۔

وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

"اور اگر ہم چاہتے تو ہم ان کی آنکھوں کا نشان تک محو کر دیتے پھر وہ راستہ کی طرف دوڑ کر آتے بھی تو ان (اندھوں) کو راستہ کیسے نظر آتا اور اگر ہم چاہتے تو ہم انہیں مسخ کر کے رکھ دیتے ان کی جگہوں پر پھر وہ نہ آگے جا سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے"۔

ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ کہ ہم نے نہیں اندھا کر دیا، ہدایت سے انہیں گمراہ کر دیا۔ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ تو وہ کیسے ہدایت پائیں گے۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے صراط سے مراد راستہ ہے۔ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ وہ کیسے دیکھیں جبکہ ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔(5)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی نقل کیا ہے وَ لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ اگر

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل والتسبیح والذکر، جلد 1، صفحہ 732 (2007)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 31، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً 4۔ ایضاً، جلد 22، صفحہ 33-32 5۔ ایضاً

ہم چاہتے تو انہیں ہلاک کر دیتے۔ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ یعنی تمہارے گھروں میں۔(1)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوصالح سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ہم انہیں پتھر بنا دیتے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا کا یہ معنی نقل کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں اندھا کر کے چھوڑ دیتا، تو یونہی بھٹکتے پھرتے اور وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو انہیں اپاہج کر دیتے تو وہ کھڑے نہ ہوتے۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ انہیں طاقت نہیں کہ آگے یا پیچھے ہوں۔(3)

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

''اور جس کو ہم طویل عمر دیتے ہیں تو کمزور کر دیتے ہیں اس کی طبعی قوتوں کو۔ پھر کیا یہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے''۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد بڑھاپا ہے جس میں اس کی سماعت، بصارت اور طاقت بدل جاتی ہے جس طرح تو نے دیکھا ہے۔(4)

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ معنی ہے کہ اسے کمزور ترین عمر کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سفیان سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد اسی سال کی عمر ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ کا معنی ہے ہم جس کے لیے چاہتے ہیں اس کی عمر کو لمبا کر دیتے ہیں اور نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ سے مراد بڑھاپا ہے جیسے آیت ہے لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا (الحج:5)(5)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾

''اور نہیں سکھایا ہم نے اپنے نبی کو شعر، اور نہ یہ ان کے شایان شان ہے۔ نہیں ہے یہ مگر نصیحت اور قرآن جو بالکل واضح ہے تاکہ بروقت خبردار کرے اسے جو زندہ ہے اور تاکہ حجت تمام کر دے کفار پر''۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ میں ہ ضمیر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے بھی یہ قول نقل کیا ہے کہ ضمیر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے محفوظ رکھا۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ ھو ضمیر سے مراد قرآن حکیم ہے۔ آیت میں حیا سے مراد دل کا زندہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 34-33 2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 33-32 3۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 33

4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 86 (2495)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 34

اور آنکھ کا زندہ ہے۔ وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ یعنی کافروں پر ان کے برے اعمال کی وجہ سے فیصلہ ہو چکا ہے۔(1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کیا رسول اللہ ﷺ کبھی شعر بھی ذکر کرتے؟ فرمایا شعر سب سے زیادہ آپ کو مبغوض تھا۔ ہاں کبھی کبھی آپ بنو قیس والے کا شعر پڑھتے۔ اس کے دوسرے مصرع کو پہلا اور پہلے مصرع کو دوسرا بنا دیتے اور کہتے وَيَاتِيْكَ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ بِالْاَخْبَارِ "تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جس کو تو نے زادراہ نہیں دیا"۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ اس طرح نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں شاعر نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے یہ زیبا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ اور امام احمد رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جب آپ کسی خبر میں شک محسوس کرتے تو تو طرفہ کے شعر سے بیان کرتے:

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ (3)

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اشعار ذکر کر کے مافی الضمیر بیان کرتے:

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ (4)

امام ابن سعد، ابن ابی حاتم اور مرزبانی رحمہم اللہ معجم الشعراء میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ شعر ذکر کرتے۔

كَفَى الْاِسْلَامُ وَ الشَّيْبُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا۔ انسان کو روکنے کیلئے اسلام اور بڑھاپا کافی ہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی یہ آپ کے مناسب ہے۔(5)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی الزناد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ عباس بن مرداس سے کہا اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ:

اَصْبَحَ نَهْبِيْ وَ نَهْبُ الْعَبِيْدِ بَيْنَ الْاَقْرَعِ وَ عُيَيْنَةَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان! یا رسول اللہ! ﷺ آپ شاعر نہیں اور نہ یہ اس کے روایت کرنے والے اور نہ یہ آپ کو زیبا ہے: اس نے تو یہ کہا تھا بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَ الْاَقْرَعِ۔(6)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 35، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب الرخصۃ فی الشعر، جلد 5 صفحہ 278 (26060)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 272 (26014)
5۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر من محاسن اخلاقہ ﷺ، جلد 1، صفحہ 382، دار صادر بیروت
6۔ ایضاً، باب العباس بن مرداس، جلد 4، صفحہ 73-272

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں ایک ایسے راوی سے روایت نقل کی ہے جس کا حال مجہول ہے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی مکمل شعر نہیں پڑھا مگر ایک:

یُقَالُ لِشَیْءٍ کَانَ اِلَّا یُحَقَّقُ   یُقَالُ بِمَا نَهْوِیْ یَکُنْ فَلَقَا

''یہ بات کہی جاتی ہے جس کی ہم خواہش کریں وہ پھٹ جاتا ہے جس چیز کو کہا جاتا ہے کہ وہ ہو جائے تو وہ ہو کر رہتی ہے''۔

حضرت عائشہ نے عرض کی تحققا کہیے تاکہ پڑھنے والا اسے مضارع کا اعراب نہ دے اور یہ شعر بن جائے۔

امام ابوداؤد، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ ''مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوا گر میں تریاق پیوں یا تعویذ لٹکاؤں یا اپنی طرف سے شعر کہوں''۔(1)

امام ابن جریر اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ضحاک سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حَیًّا سے مراد عقلمند ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت نوفل بن عقرب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے عرض کی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں شعر سنا جاتا تھا؟ کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں شعر سب سے مبغوض بات تھی۔(3)

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

''کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے پیدا فرمائے ان کے لیے اس مخلوق سے جو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی، مویشی پھر (اب) یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ہم نے تابعدار بنا دیا انہیں ان کا پس ان میں سے بعض پر وہ سواری کرتے ہیں اور بعض کا (گوشت) کھاتے ہیں۔ اور ان کے لیے ان مویشیوں میں اور بھی کئی منفعتیں ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں۔ کیا وہ شکر ادا نہیں کرتے۔ اور ان (ظالموں) نے بنا لیے ہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور خدا کہ شاید وہ ان کی مدد کریں۔ یہ جھوٹے خدا نہیں مدد کر سکتے ان کی اور یہ کفار ان معبودوں کے لیے تیار شدہ لشکر ہیں۔ پس نہ رنجیدہ کرے آپ کو (اے حبیب!) ان کا قول۔ ہم خوب جانتے ہیں جس بات کو وہ چھپاتے ہیں اور

1۔ مجمع الزوائد، جلد 5، صفحہ 176 (8401)، دارالفکر بیروت   2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 35، داراحیاء التراث العربی، بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ الشعر، جلد 5، صفحہ 282 (26091)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

جو ظاہر کرتے ہیں''۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ کا یہ معنی نقل کیا ہے ہماری کاریگری کے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مٰلِكُوْنَ کا معنی ضابطون نقل کیا ہے یعنی گننے والے۔ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ یعنی ان پر سوار ہوتے ہیں اور ان پر سفر کرتے ہیں۔ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ یعنی ان کے گوشت کھاتے ہیں وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وہ ان کی اون سے بنا ہوا لباس پہنتے ہیں۔ وَ مَشَارِبُ ان کے دودھ پیتے ہیں۔ (1)

امام ابو عبید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں تھا فَمِنْهَا رکبوتھم ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ہارون رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بصری، حضرت اعرج، ابوعمرو اور عام لوگوں کی قرأت میں فَمِنْهَا رَكُوْتھم ہے یعنی ان کی سواریاں ہی ان کا بوجھ اٹھانے والی ہیں۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً سے مراد بت ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے شاید ان کا دفاع کیا جائے۔

امام ابن ابی حاتم نے سدی سے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ بت ان کی مدد کی طاقت نہیں رکھتے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن منذر نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ھم ضمیر سے مراد بت ہیں یعنی وہ کافر بتوں کی اور بت کافروں کی مدد نہیں کر سکتے۔ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ مشرک دنیا میں تو بتوں کے لیے غضبناک ہوتے ہیں جبکہ یہ بت انہیں کوئی بھلائی نہیں دے سکتے اور نہ ان سے کوئی برائی دور کر سکتے ہیں بلکہ یہ تو صرف بت ہیں۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ یعنی وہ دنیا میں ان کے لشکر ہیں اور وہ آگ میں ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ مشرک اپنے بتوں کے لشکر ہیں جن کی یہ عبادت کرتے ہیں ان کا دفاع کرتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ
ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾
قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 36، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 37

48A

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

''کیا انسان (اس حقیقت کو) نہیں جانتا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے۔ پس اب وہ (ہمارا) کھلا دشمن بن بیٹھا ہے۔ اور بیان کرنے لگا ہے ہمارے لیے (عجیب وغریب) مثالیں اور اس نے فراموش کردیا ہے اپنی پیدائش کو (گستاخ) کہتا ہے اجی! کون زندہ کرسکتا ہے ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں۔ آپ فرمایئے (اے گستاخ سن!) زندہ فرمائے گا انہیں وہی جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور وہ ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے، جس نے (اپنی حکمت سے) رکھ دی تمہارے لیے سبز درختوں میں آگ پھر تم اس سے اور آگ سلگاتے ہو۔ کیا وہ (قادر مطلق) جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو قدرت نہیں رکھتا کہ پیدا کرسکے ان جیسی (چھوٹی سی) مخلوق۔ بیشک! (وہ ایسا کرسکتا ہے) اور وہی پیدا فرمانے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ اس کا حکم، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا ہی ہے کہ وہ فرماتا ہے اس کو ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔ پس وہ (ہر عیب سے) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔''

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، اسماعیلی نے اپنی معجم میں، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ، بیہقی نے بعث میں اور ضیاء رحمہم اللہ نے مختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ عاص بن وائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوسیدہ ہڈی لایا، اپنے ہاتھ سے اسے توڑا، کہا اے محمد! کیا اللہ تعالیٰ اسے زندہ کرے گا بعد اس کے کہ میں اسے اس حال میں دیکھ رہا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ اٹھائے گا۔ پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تمہیں جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔ تو سورۂ یٰس کے آخری آیات نازل ہوئیں۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ عبداللہ بن ابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک بوسیدہ ہڈی تھی۔ اس نے اسے اپنے ہاتھ سے توڑا۔ پھر کہا اللہ تعالیٰ اسے کیسے دوبارہ زندہ کرے گا جبکہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے گا، تجھے موت عطا کرے گا پھر تجھے جہنم میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ أَنْشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: ابی بن خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 466 (3606)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 39، دار احیاء التراث العربی بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک بوسیدہ ہڈی تھی۔ اس نے اسے ہاتھ سے توڑا پھر کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ اسے کیسے دوبارہ زندہ کرے گا جبکہ یہ بوسیدہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے گا اور تجھے موت عطا کرے گا پھر تجھے جہنم میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، ابی بن خلف جمحی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بوسیدہ ہڈی لایا۔ کہا اے محمد! کیا تم ہم سے یہ وعدہ کرتے ہو جب ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی اور وہ بالکل بھربھری ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نئے سرے سے پیدا کرے گا۔ پھر وہ اس ہڈی کو توڑنے لگا اور ہوا میں بکھیرنے لگا اور کہتا اے محمد! کون اسے زندہ کرے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ تجھے مارے گا۔ پھر تمہیں زندہ کرے گا اور تجھے جہنم میں ڈالے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے بعث میں حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابی بن خلف ایک بوسیدہ ہڈی لایا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے اسے توڑنے لگا۔ پوچھا کون اسے زندہ کرے گا جبکہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ابو جہل بن ہشام کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو ایک بوسیدہ ہڈی نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور اسے بکھیر دیا۔ پوچھا کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ابی بن خلف ایک ہڈی لایا کہا اے محمد! کیا تو ہم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے اور ہم اس بوسیدہ ہڈی کی طرح ہو جائیں گے جو اس کے ہاتھ میں تھی اسے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور کہا کون ہمیں زندہ کرے گا جبکہ ہم اس طرح ہو چکے ہوں گے۔(1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کے بارے میں یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی جو ایک بوسیدہ ہڈی لایا تھا۔ اسے ہوا میں اڑانے لگا اور کہا اللہ تعالیٰ انہیں کیسے زندہ فرمائے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ اسے زندہ کرے گا اور تجھے جہنم میں داخل کرے گا۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی، اس کے پاس ایک بوسیدہ ہڈی تھی۔ وہ اس ہڈی کو اپنے ہاتھوں میں توڑنے لگا اور کہتا اے محمد! تو ہی وہ ہے جو یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے بوسیدہ ہونے کے بعد اسے زندہ کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ اسے موت عطا کرے گا۔ پھر اسے زندہ کرے گا پھر اسے آگ میں داخل کر دے گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابی بن خلف نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 38، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

حاضر ہوا جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک بوسیدہ ہڈی تھی اس نے کہا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ اسے کیسے زندہ فرمائے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا جبکہ دوبارہ زندہ کرنے سے یہ زیادہ عجیب ہے جبکہ ایسا ہو چکا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ نازل کیا کہ لوگوں کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور انہیں قیامت کے روز اٹھایا جائے گا تو انہوں نے اس کا شدت سے انکار کیا۔ ابی بن خلف نے ایک بوسیدہ ہڈی لی اسے ٹکڑے ٹکڑے کیا پھر اسے ہوا میں اڑایا پھر کہا اے محمد! جب ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی کیا ہمیں نئے سرے سے دوبارہ اٹھایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ کو اس بالمشافہ جھٹلانے اور منہ پر اذیت دینے سے سخت دکھ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر اس آیت کو نازل فرمایا قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے اس درخت سے آگ کو نکالا وہ اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ یہ اس فرمان کی طرح ہے إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ کلام عرب میں اس سے بڑھ کر آسان اور خفیف کوئی کلام نہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس طرح حکم دیا۔(1)

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 40، دار احیاء التراث العربی بیروت